السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے شہر میں ایک مسجد کا امام طریقہ تیجانیہ کا پیروکار ہے۔ بلکہ اس طریقہ کے ماننے والوں کا پیشوا ہے' وہ انہیں ورد دیتا ہے اور وہ مسجد میں ایک خاص حلقہ بنا کر بلند آواز سے اس کا ذکر کرتے ہیں۔ حلقہ کے درمیان سفید کپڑا بچھا ہوتا ہے۔ وہ لوگ روزانہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد یہ وظیفہ کرتے ہیں اور اسے ''اسم جلالہ'' کہتے ہیں... ایک اور خاص ذکر جمعہ کے دن عصر کے بعد کیا جاتا ہے۔ اسکا نام انہوں نے ''وظیفہ'' رکھا ہوا ہے۔ اس ذکر کے آخر میں ایک خاص ذکر پڑھتے ہیں جسے ''حزب الحمد للہ'' کہتے ہیں۔ اس طرح کے اور بھی اور دو ظائف ہیں۔

اس طریقہ کے پیروکاروں میں سے جب کسی کی وفات ہوتی ہے تو اسے غسل اور کفن دے کر حلقہ کے درمیان رکھتے ہیں اور اس مذکورہ بالا ''وظیفہ'' پڑھتے ہیں۔ پھر میت کو اٹھا کر قبر میں ڈال دیتے ہیں۔ مذکورہ بالا امام غریب امیر ہر قسم کے افراد سے پیسے جمع کرتا ہے۔ پھر ہو رقم خانقاہ کے شیخ کے پاس لے جاتا ہے۔ اس کا ایک اور کام بھی ہے۔ جب لوگ شیخ احمد تیجانی کی تعریف میں شعر پڑھتے ہیں تو یہ بھی ان کے ساتھ جھومتا ہے۔ اس کے علاوہ سیدی الحاج علی کی قبر جو ''ادماسن'' میں ہے اس کا طواف کرتا ہے اور اپنی حاجتیں پوری کروانے کے لئے بڑی عاجزی سے اس سے سوال کرتا ہے۔ وہ ایک اور کام بھی کرتا ہے اور وہ ہے ''فدیۂ اخلاص'' نیز وہ کہتے ہیں جو شخص یہ فدیہ ادا کرے اس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن گناہوں (کی سزا) سے چھوٹ جائے گا۔ یہ کام تیجانی فرقہ کے اماموں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ صرف اس شخص سے فدیہ وصول کرتے ہیں جو تیجانی طریقہ کا پیروکار ہو۔ اس فدیہ کی مقدار کم از کم آٹھ سو الجزائری دینار مقرر ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا اس شخص کو امام بنانا جائز ہے؟ اور کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تیجانی فرقہ کفر اور گمراہی میں تمام فرقوں سے بڑھا ہوا ہے اور سب سے زیادہ انہوں نے دین میں ایسی بدعات ایجاد کی ہیں جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے نہ اس کے رسول ﷺ نے۔ لہذا اس طریقہ پر عمل کرنے والے کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ